



سوال

(39) سچی توبہ کی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی جوان لڑکا کسی جوان لڑکی کے بہکاوے میں آجائے اور وہ زنا کر بیٹھے یہ جلتے ہوئے بھی کہ یہ کام اسلام میں جائز نہیں مگر پھر بھی شیطان کے بہکاوے میں آجائے اور غلطی کا احساس ہونے پر سچے دل سے توبہ کر لے اور آئندہ ایسی غلطی کبھی نہ کرے تو کیا اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ (کامران اشرف، فورٹ عباس)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی شخص شیطان کے بہکاوے میں آکر کسی گناہ کا ارتکاب کر لیتا ہے پھر سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! اللہ کی طرف صاف دل سے توبہ کر لو۔" (تحریم)

ایک مقام پر فرمایا:

"اے ایمان والو! سب اللہ کے آگے توبہ کر لو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔" (نور)

بخاری و مسلم میں سوبندوں کے قاتل کا قصہ ہے بالآخر جب اس قاتل نے سچے دل سے توبہ کا ارادہ کر لیا ایک عالم کے بتانے پر وہ ایک بستی کی طرف روانہ ہوا جہاں لوگ اللہ کی بندگی کرنے والے تھے اسے راستے میں موت آگئی پھر اسے رحمت کے فرشتے لے گئے۔

اسی طرح ایک عورت نے زنا کر لیا پھر نامہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی حد لگانے کا مطالبہ کیا بالآخر اسے رحم کیا گیا پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس زانیہ کا جنازہ پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ مہینے کے ستر بندوں پر تقسیم کی جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ (مسلم وغیرہ)

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔



(1) خالص اور سچی توبہ وہ ہوتی ہے کہ جس میں گناہ کرنے والا گناہ سے باز آ جائے۔

(2) گناہ پر نادم ہو۔

(3) پختہ عزم کرے کہ پھر وہ اس گناہ میں مبتلا نہ ہوگا۔

جیسا کہ ریاض الصالحین باب التوبہ میں مذکور ہے: لہذا جو شخص اپنے گناہ پر شرمندہ ہو کر اسے چھوڑ دیتا ہے اور آئندہ پختہ ارادہ کر لیتا ہے کہ وہ یہ گناہ نہیں کرے گا تو اللہ ایسے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

تفہیم دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ: 72

محدث فتویٰ